05147/71

بخدمت جناب مفتی صاحب دار الافتاء کراچی

درج ذیل مسئلوں کے بارے میں رہنمائی فرمائیں۔

1 مختلف موبائل کمپنیوں سے ایڈوانس لینے کا کیا حکم ہے؟

2 بعض موبائل کمپنیاں اکاؤنٹ کھولنے پر فری منٹ دیتے ہیں، لیکن کچھ رقم مثلاً دو ہزار روپیہ کا اکاؤنٹ میں موجود ہونا ضروری ہوتا ہے، کیا یہ جائز ہے؟

بینک اسلامی کرنٹ اکاؤنٹ کھولنے پر کچھ سہولیات دیتے ہیں۔ کیا اس سے مستفید ہونا جائز ہے؟

عین نوازش ہوگی۔

مستفتی عبداللہ مسلم مسجد ملیر پندرہ

0344:2437209

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

1---موبائل کمپنیوں سے ایڈوانس لینے کے جواز یا عدم جواز کے مسئلے میں فی الحال دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی میں تحقیق جاری ہے، اِس لیے حتمی جواب نہیں دیا جاسکتا، تاہم جب تک حتمی جواب معلوم نہ ہو جائے، اُس وقت تک ایڈوانس بیلنس لینے سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔

۲---فی نفسہ موبائل اکاؤنٹ کھلوانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ کچھ رقم (مثلاً دو ہزار روپے) رکھنے کی شرط پر ملنے والے فری منٹس، ایس ایم ایس، اور فری انٹرنیٹ ایم بی سے مستفید ہونا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ "کمپنی کے اکاؤنٹ" میں گاہک کی طرف سے جو رقم جمع رکھی جاتی ہے، اس کی حیثیت شرعاً قرض کی ہے، اور اس کو جمع رکھنے کی شرط پر گاہک کو مذکورہ سہولیات مفت فراہم کرنا یا کم نِرخ پر فراہم کرنا قرض پر مشروط نفع ہے، جو سود ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے، اور اگر ان کے استعمال سے بچنا مشکل ہو تو اکاؤنٹ کھلوانے سے ہی احتیاط کرنی چاہیے۔

لما في السنن الكبرى للبيهقي وفي ذيله الجوهر النقي - (٥ / ٣٥٠)

عن فضالة بن عبيد صاحب النبي -صلى الله عليه وسلم- أنه قال : كل قرض جر منفعة فهو وجه من وجوه الربا. موقوف.

وفي تبيين الحقائق وحاشية الشلبي - (٦ / ٢٩)

(قوله : ومن وضع درهما عند بقال إلخ) قال الكرخي في مختصره في كتاب الصرف وكل قرض جر منفعة لا يجوز مثل أن يقرض دراهم غلة على أن يعطيه صحاحا أو يقرض قرضا على أن يبيع به بيعا ؛ لأنه روي أن كل قرض جر منفعة فهو ربا.....

وفي رد المحتار (٥ / ١٦٦)

(قوله كل قرض جر نفعا حرام) أي إذا كان مشروطا كما علم مما نقله عن البحر...............الخ

۳---اس کے متعلق اصول یہ ہے کہ جو سہولیات صرف 'کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈرز' کو دی جاتی ہوں، استثماری اکاؤنٹ ہولڈر کو نہ دی جاتی ہوں، اور یہ سہولیات اکاؤنٹ کھولتے وقت مشروط یا معروف ہوں، تو ان سہولیات سے مستفید ہونا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ کرنٹ اکاؤنٹ کی حیثیت شرعاً "قرض" کی ہے، اور قرض دے کر اس پر مشروط یا معروف نفع شرعاً سود ہے، جو کہ ناجائز ہے۔

البتہ جو سہولیات مشروط یا معروف نہ ہوں، نیز وہ سہولیات جو استثماری اکاؤنٹ ہولڈرز کو بھی دی جاتی ہیں، اور کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈرز کو بھی، تو چونکہ ایسی سہولیات قرض کی بنیاد پر نہیں دی جاتیں (ورنہ استثماری اکاؤنٹ

(جاری ہے------)

ہولڈر کو نہ دی جاتیں) اس لیے کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈرز کے لیے بھی ان سہولیات سے مستفید ہونے کی شرعاً گنجائش ہے، بشرطیکہ ان میں کوئی اور ناجائز بات نہ ہو۔

بحوث في قضايا فقهية معاصرة :(٢:١٦٢)

((الجوائز علي الحسابات الجارية)).........الحسابات الجارية سواء اكانت في البنوك الاسلامية ام في البنوك التقليدية كلهاقروض من الناحية الفقهية،فلايختلف حكمهاالفقهي عن حكم القروض المقدمة الي الحكومات عن طريق السندات،فما يعطي علي تلك الحسابات من الجوائز ،ان كانت معلنة من قبل البنوك عند فتح الحسابات ، فانها زيادة مشروطة في القرض ، فتحرم لكونها ربا. انما تخرج من الحرمة صورة واحدة فقط وهي ان يعطي البنك جوائز بدون إعلان سابق ، ولا التزام ، وبدون ان يكون لاحد من اصحاب الحسابات حق المطالبة من البنك ، وبدون ان يصير ذلك تعاملاً لاستجلاب الودائع ؛ وانما يقع ذلك علي سبيل مبادرة اتفاقية غير متوقعة، فانه يدخل في حسن القضاء و انما يجوز ذلك من مال البنك لا من اموال اصحاب حسابات الاستثمار لان البنك غير مسموح بالتبرع من قبلهم. وظاهر ان هذه الصورة لاتفي بغرض البنوك، فان البنوك انما تفعل ذلك تشجيعا للناس علي فتح الحسابات الجارية عندهم، وكلما وقع ذلك وسيلة لاستجلاب القروض، دخل في زيادة غيرمشروعة.................. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عبدالرحمٰن خضر غفرلہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۱/جمادی الثانیہ/۱۴۳۸ھ
۱۱/مارچ/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۱/جمادی الثانیہ/۱۴۳۸ھ
۱۱/مارچ/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح
۱۳/۶/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسیٰ
۱۳-۶-۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
۱۳/۶/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۵۶/۱۸۶۹
۱۳/۶/۱۴۳۸ھ
۱۳/۳/۲۰۱۷